



السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

صوفیہ جو بچتے گاتے اور دائیں بائیں جھومتے ہیں اور اسے ذکر کہتے ہیں۔ کیا یہ واقعی ذکر ہے؟ کیا یہ حلال ہے یا حرام؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

!و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

!الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد

سب سے بہترین کلام اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اور سب سے بہترین طریقہ محمد ﷺ کا طریقہ ہے اور بدترین کام وہ ہیں جو (شریعت میں) نئے نکالے جائیں۔ اللہ تعالیٰ نے بندوں کے لئے دین و شریعت کو مکمل کر دیا ہے۔ خواہ اس کا تعلق قوی پہلو سے ہو یا عملی پہلو سے یا عقیدہ کے پہلو سے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا

الْيَوْمَ اكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتِمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا ۚ ... المائدة ۳

”آج میں نے تمہارے لئے تمہارے دین کو مکمل کر دیا ہے اور تم پر اپنی نعمت کی تکمیل کر دی ہے اور اسلام کو بطور دین تمہارے لئے پسند فرمایا ہے۔“

اس کی وضاحت جناب رسول اللہ ﷺ نے اپنے ارشادات سے بھی فرمائی ہے اور اپنے افعال سے بھی اور نبی ﷺ کی موجودگی میں جو کام کیا گیا اور آپ ﷺ نے اس پر نکیر نہیں فرمائی یہ بھی شرعی مسئلہ کی وضاحت شمار ہوتی ہے۔ نبی ﷺ کے یہ تمام ارشادات، افعال اور سکوت صحابہ کرامؓ نے بعد والوں تک پہنچا دیے۔ لہذا دین اسلام اپنے اصول و قواعد کے لحاظ سے بھی کامل ہے اور وضاحت و روایت کے لحاظ سے بھی مکمل ہے۔

ذکر عبادت کی ایک قسم ہے اور عبادت کا دار و مدار اللہ تعالیٰ اور اس کے نبی ﷺ کی وضاحت و تائید پر ہے۔ اس لئے جو شخص کسی کام کو عبادت سمجھ کر کرتا ہے یا کسی عبادت کے لے (اپنی رائے سے) کسی وقت یا کیفیت کا تعین کرتا ہے اس سے دلیل کا مطالبہ کیا جائے گا۔ سوال میں جن کاموں کا ذکر ہے ہمارے علم میں ان کی کوئی شرعی دلیل موجود نہیں جس پر اعتماد کیا جاسکے اور رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد صحیح حدیث سے ثابت ہے کہ

(مَنْ أَحْدَثَ فِي أَمْرِنَا هَذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ)

”جس نے ہمارے دین میں وہ کام ایجاد کیا جو اس میں سے نہیں تو وہ ناقابل قبول ہے۔“

لہذا سوال میں جو کیفیت ذکر کی گئی ہے وہ بھی رد کرنے کے قابل ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ دارالسلام

ج 1

محدث فتویٰ